منگل | 3- ستمبر 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 200 | منگل 18 ربیع الثانی۔1417ھ 3 تبوک 1375ہش 3 ستمبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بلا کے آنے کے وقت سوائے اس کے کون صبر کر سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے ہوئے ہو جب تک کہ پہلے ایمان پختہ نہ ہو۔ ادنیٰ نقصان سے انسان ٹھوکر کھا کر دہریہ بن جاتا ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں۔ اس میں مصیبت کی برداشت نہیں۔

دنیا دار لوگ تو ایسے مصائب کے وقت وجود باری تعالیٰ کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں۔ دنیا کی وضع ہی ایسی بنی ہے کہ اس میں مصائب کا آنا ضروری ہے۔ دنیا میں جس قدر آدمی گزرے ہیں ان میں سے کون دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس پر کبھی کوئی مصیبت وارد نہیں ہوئی۔ کسی کی مصیبت اولاد پر وارد ہوتی ہے اور کسی کے مال پر اور کسی کی عزت پر۔ غرض ہر ایک کو کوئی نہ کوئی مصیبت اور ابتلاء دیکھنا ہی پڑتا ہے۔ بغیر اس کے دنیا میں چارہ نہیں۔ یہ دنیا کا لازمہ ہے۔ عرب کا ایک پرانا شاعر لکھتا ہے۔

سئمت تکالیف الحیاہ ومن یعش
ثمانین حولا لا ابا لک یسئم

دنیا میں بڑی بڑی تکلیفیں دیکھی ہیں اور جو کوئی میری طرح ۸۰ سال تک جئے گا وہ بھی لا محالہ کچھ دیکھے گا۔

دنیا کے مصائب تو دراصل چند روز کے واسطے ہیں۔ کوئی جلدی مرا اور کوئی دیر سے مرا۔ آخر سب نے مرنا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 414)

جھوٹ ہر بیماری کی جڑ اور تباہی مچانے والی کمزوری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

آج خصوصیت کے ساتھ مشرقی قومیں جھوٹ کا شکار ہو چکی ہیں۔ اور اگرچہ مغرب میں بھی یہ بیماری داخل ہو رہی ہے مگر عملاً دونوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔ ہمارے ملک پاکستان میں بھی اور ہمسایہ ملک ہندوستان میں بھی، بنگلہ دیش میں بھی اور افریقہ کے اکثر ممالک میں بھی جھوٹ اب ایک روزمرہ کی عادت بن چکا ہے۔ اور دنیا میں سب سے بڑی تباہی مچانے والی کمزوری جھوٹ ہے جو ایک عام کمزوری بن کے شروع ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بڑے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ بن جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے جھوٹ سے باز رکھنے کے لئے جو نصائح فرمائیں ان میں ایک یہ بھی ہے۔ حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

باقی صفحہ 7 پر

مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیوے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خدا کی رحمت کے خزانے وسیع اور لاانتہا ہیں

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ انسان اگر سچے دل سے اور اخلاص لے کر رجوع کرے تو وہ غفور رحیم ہے اور توبہ کو قبول کرنے والا ہے یہ سمجھنا کہ کس کس گناہ گار کو بخشے گا۔ خدا تعالیٰ کے حضور سخت گستاخی اور بے ادبی ہے اس کی رحمت کے خزانے وسیع اور لاانتہا ہیں۔ اس کے حضور کوئی کمی نہیں اس کے دروازے کسی پر بند نہیں ہوتے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مکرم بشیر الدین صاحب ولد مکرم جمال الدین صاحب ساکن دار الیمن غربی ربوہ کا نکاح بہمراہ عزیزہ مکرمہ سعیدہ امتیاز صاحبہ بنت مکرم مرزا عبد الواحد صاحب ساکن دار النصر شرقی ربوہ مورخہ 15۔ اگست 96ء بیت مبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بعوض مبلغ -/25000 روپے حق مہر پڑھا۔ مکرم بشیر الدین صاحب مکرم مولوی بدر الدین صاحب سابق انسپکٹر تحریک جدید کا پوتا اور مکرم لئیق احمد صاحب عابد نائب وکیل المال کا بھتیجا ہے۔ احباب سے اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ عطیۃ المنان صاحبہ بنت مکرم ملک بشیر احمد اعوان صاحب (انسپکٹر وقف جدید) کی تقریب رخصتانہ 20۔ جولائی 96 کو جرمنی میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر دعا مکرم عبد الباسط صاحب صدر جماعت حلقہ Witzenhausen جرمنی نے کروائی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ منعقد ہوئی۔ قبل ازیں عزیزہ عطیۃ المنان کا نکاح بہمراہ مکرم رانا عبد الباسط صاحب (حال جرمنی) ابن مکرم رانا اعجاز احمد صاحب بعوض ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے 31۔ جولائی 95ء کو بیت المبارک میں پڑھا تھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم جمیل احمد خان صاحب اسلام آباد کو مورخہ 96-8-22 کو دل کا شدید حملہ ہوا اور فوری طور پر ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ تین چار دن انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں رہے اور ابھی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
بمقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

3- تبوک 1375 ھش 3 - ستمبر 1996ء

دین کی خدمت - تاعمر

ذکر تو لاہور کے لوگوں کا ہے لیکن بات ساری جماعت کے ہر فرد کے لئے ہے۔ حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا:-

"اس وقت میں احباب لاہور کو اس طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دینی امور میں پنشن نہیں ملا کرتی۔ یعنی یہ نہیں کہ ایک وقت تک کام کرکے پھر کام کی ضرورت نہ رہے مگر میں نے بہت لوگوں کو دیکھا ہے ایک وقت تک کام کرتے رہتے ہیں اور پھر ان میں سستی آجاتی ہے۔ ایسے لوگوں سے میں یہ کہہ کر بری الذمہ ہوتا ہوں کہ دینی کاموں میں کوئی پنشن نہیں۔ موت تک تو یہاں نہیں۔ اور پھر کلام الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل در العمل دوسرا جہان ہی ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم نے انسان کو اپنا غلام بننے کے لئے پیدا کیا ہے اب بتاؤ کیا کبھی غلام کو بھی پنشن ملی ہے۔ پنشن نوکر کے لئے ہوتی ہے۔ غلام کے لئے نہیں ہوتی۔ غلامی موت سے ہی ختم ہوتی ہے۔ لیکن کیا کوئی یہ چاہتا ہے کہ مرجاؤں۔ اگر یہ نہیں چاہتا تو پھر اس کا کام کس طرح ختم ہو سکتا ہے پس میں دوستوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ سستیوں کو چھوڑ دیں اور اصلاح پیدا کریں"

بعض اوقات انسان از خود یہ سمجھنے لگتا ہے کہ اس نے خاصی دیر تک کام کر لیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب کام شروع کیا جاتا ہے تو اس وقت وقت کی تو کوئی قید نہیں لگائی جاتی۔ یہ تو نہیں کہا جاتا کہ میں فلاں وقت تک کام کروں گا اور اس کے بعد کام نہیں کروں گا۔ یہ کہنا کہ خاصی دیر تک کام کر لیا ہے محض اپنے آپ کو تساہل اور تکاہل کی طرف لے جانے والی بات ہے۔ کام تو ساری عمر کرنا پڑتا ہے۔ خاص طور پر دین کا کام کرتے کرتے تو ایسی چستی آجاتی ہے اور دل میں ایسی بشاشت پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ اس کام کو چھوڑنے کو جی ہی نہیں چاہتا۔ انسان اپنی کسی نہ کسی خامی ہی کی وجہ سے کہہ سکتا ہے کہ میں نے خاصی دیر تک کام کر لیا ہے۔ جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے یہ کام تو زندگی کے آخری لمحے تک کرتے رہنا چاہئے جب تک انسان میں طاقت ہے اور استطاعت ہے اسے دین کا کام ہرگز نہیں چھوڑنا چاہئے۔

بعض اوقات یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ دین کا کام کرنے والے والدین کسی اور جگہ ہیں اور انکے بچے کسی اور جگہ۔ اور بچے اپنے والدین سے کہتے ہیں کہ اب آپ نے بہت کام کر لیا ہے اب آپ ہمارے پاس آجائیں۔ ان کے پاس جانا بھی لازمی تو ہوتا ہے آخر والدین اور بچوں کی آپس میں محبت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ والدین اپنے بچوں کے پاس جائیں۔ لیکن یہ ممکن نہیں ہوتا کہ دین کا کام کرنے والے والدین دین کا کام چھوڑ دیں اور محض اپنے بچوں کے ساتھ رہنے کے لئے ان کے پاس چلے جائیں۔ یا تو یہ ہے کہ وہاں جاکر بھی وہ دین کا کام کر سکیں لیکن اگر وہاں دین کا کام نہیں کرنا یا دین کا کام کرنے کا موقعہ نہیں ملتا تو پھر ان کا اپنی جگہ سے کسی دوسری جگہ چلے جانا مناسب نہیں اور عام طور پر دیکھا یہی گیا ہے کہ والدین اس بات سے انکار کرتے ہیں کہ وہ اپنے سارے کام کاج چھوڑ کر جن کا تعلق دین سے ہے اپنے بچوں کے پاس جارہے ہیں۔ محض اس لئے کہ بچے ان سے خوش ہو جائیں۔ بچوں کو بھی اسی میں خوشی محسوس کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے والدین کو دین کی خدمت کا موقعہ دے رہا ہے۔ ملنا ملانا ضروری ہے ملتے ملاتے رہنا چاہئے۔ لیکن دین کا کام چھوڑنے کی کوئی وجہ نہیں اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر شخص کو دین کے کام کی توفیق دے اور جو فی الواقعہ دین کے کام میں مصروف ہیں انہیں زندگی کے آخری لمحے تک کام کرنے کی توفیق دے۔

میری باتیں انہی کی باتیں ہیں
میں کہیں اور سے نہیں لاتا
ان کو سنتا ہوں غور کرتا ہوں
جوڑتا ہوں انہی سے ہر ناتا

ابو الاقبال

○

مظہرِ حسنِ صفات و ذات
اپنا عالمِ محسوسات

حسرت و حرمان و ہیہات
عمرِ گذشتہ کی سوغات

عالمِ تنہائی میں نہ پوچھ
کیسا دن ہے کیسی رات

دل کبھی دل تھا، لیکن اب!
اب کرتے ہو کس کی بات

اس کے کرم سے کم کم ہے
اپنے گناہوں کی بہتات

من مندر کے اندر دیکھ
آج بھی ہیں کچھ لات و منات

کشت تمنّا پھلتی ہے جب
آنسو بن جائیں برسات

ناہیدؔ عمر نے وقت کے ساتھ
بدلے محبّت کے جذبات

عبدالمنان ناہیدؔ

مشرقی یورپ میں تعلیم کے لئے درخواستوں کی تاریخ میں توسیع

○ اس سال بھی مشرقی یورپ میں طلبہ کے لئے اعلیٰ تعلیم کے مواقع مہیا ہیں۔ میڈیکل اور نان میڈیکل کے علاوہ آرٹس کے مضامین میں بھی Specialisation کے مواقع موجود ہیں۔ امیدوار طلبہ کا کم از کم ایف اے یا ایف ایس سی ہونا ضروری ہے۔ اس سے پہلے درخواستوں کی تاریخ 20- اگست تک رکھی گئی تھی مگر اب اس میں 10- ستمبر تک توسیع کر دی گئی ہے۔ خواہش مند طلبہ فوری طور پر اپنے امیر ضلع صاحب سے رابطہ کر کے ان سے معلومات حاصل کر لیں اور ان کی تصدیق کے ہمراہ اپنی درخواستیں 10- ستمبر تک دفتر وکالت تبشیر میں پہنچا دیں۔

حیثیت سے کم چندہ تحریک جدید پیش کرنے والوں کے لئے لمحہ فکریہ

○ "جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندے نہیں لکھوائے ان کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے چندے اپنی آمدنیوں کے مطابق کر لیں"۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

آنکہ داری بدل محبّت اُو
نایدت صبر جُز بہ صحبتِ اُو

وہ شخص جس کی محبت تیرے دل میں ہے۔ تجھے بغیر اس کی ملاقات کے صبر نہیں آتا۔

فرقتِ اُو گر اتفاق افتد
در تن و جانِ تُو فراق اُفتد

اگر اس سے اتفاقاً جدائی ہو جائے تو تیرے بدن سے تیری جان نکلنے لگے

دلت از ہجرِ او کباب شود
چشمت از رفتنش پُر آب شود

تیرا دل اس کے ہجر سے کباب ہو جائے اور اس کے جانے سے تیری آنکھیں آنسو بہانے لگیں۔

باز چوں آں جمال و آں روئے
شد نصیبِ دو چشم در کوئے

پھر جب وہ حسن اور وہ چہرہ کسی گلی میں تیری آنکھوں کے سامنے آجائے

دست در دامنش زنی بجنوں
کہ ز نادیدنت دلم شد خوں

تُو تو دیوانہ وار اس کا دامن پکڑ کر کہتا ہے کہ تیرے نہ دیکھنے کی وجہ سے میرا دل خون ہو گیا

ایں محبت بذرّہِ امکان!
و از دل افگندۂ خدائے یگان

مخلوقات میں سے ایک ذرہ کے ساتھ تو ایسی محبت مگر خدائے لاثانی کو تو نے دل سے اتار رکھا ہے۔

لاابالی فتادۂ زاں یار
فارغی زاں جمال و زاں گفتار

تو اس یار سے بالکل بے پرواہ ہو گیا ہے اور اس کے جمال اور گفتار سے بے تعلق

مُردگاں را ہمے کشی بکنار
واز دلآرام زندۂ بیزار!

مُردوں کو تو گود میں لیتا ہے پر زندہ محبوب سے بیزار ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ جس شخص سے انسان کو محبت ہوتی ہے وہ اس کی ملاقات کے لئے ہمیشہ تڑپتا رہتا ہے۔ ملاقات کے بغیر وہ وقت جسے وہ ہجر کے لمحات کہتا ہے اس کا صبر چھین لیتے ہیں۔ اگر ایسا شخص اس سے بالکل جدا ہو جائے تو انسان سمجھتا ہے کہ گویا اس کی اپنی زندگی اب کسی کام کی نہیں رہی اس لئے وہ اپنے آپ کو مردہ تصور کرنے لگتا ہے۔ اس کا دل جلتا ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔ ہر لمحہ وہ یہی چاہتا ہے کہ اس کا محبوب اسے مل جائے یہی خواہش اس کے دل میں ہوتی ہے اور اسی بات کے لئے وہ دعائیں کرتا ہے اور جب ایک دفعہ پھر وہ اسے پالیتا ہے یا کم از کم اپنے پاس سے گزرتے ہوئے دیکھتا ہے تو وہ دیوانہ وار اسے پکڑ لیتا ہے اور اسے بتاتا ہے کہ اس کے نہ ملنے کی وجہ سے اسے کس قدر تکلیف ہوئی ہے وہ اپنے ان لمحات کا ذکر کرتا ہے جن میں وہ اسے دیکھ نہ سکا اور جن پر اس کی جان پر بن آئی۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اس طرح جس سے بھی محبت ہو وہ ایک ذرے سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ اور بدقسمت انسان اس ذرہ کے ساتھ محبت کرتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ حالانکہ خدا کا وجود لاثانی ہے۔ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اور سب سے بڑا ہے۔ عجیب بات ہے کہ انسان ایک ذرے سے تو محبت کرے اور سب سے بڑی ہستی کو اپنے دل سے بھلائے رکھے اور اس سے بالکل بے پرواہ ہو جائے۔ حالانکہ سب سے حسین وہی ہے۔ سب سے شیریں گفتار اسی کی ہے۔ وہ اس کے حسن کو بھی بھول جاتا ہے اور یہ بھی بھول جاتا ہے کہ اس سے بات کرنے میں کتنی مٹھاس ہے آپ فرماتے ہیں کہ یہ بالکل اسی طرح ہے کہ انسان کسی مری ہوئی چیز کو اپنی گود میں اٹھا کر پیار کرتا ہے اور وہ ہستی جو زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہنے والی ہے اسے اپنا محبوب نہ بنائے۔ اس سے دوری اختیار کئے رکھے۔ ان اشعار میں آپ نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ انسان کا حقیقی عشق خدا تعالیٰ سے ہونا چاہئے۔ اس کے وصل کے لئے اسے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے اور اس کی ساری تگ و دو اسی بات کے لئے صرف ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا وصال اسے حاصل ہو۔ یہی وہ محبت ہے جو اس کے دل پر طاری رہنی چاہئے۔ اس کی زندگی کا اسے محور بن جانا چاہئے۔ خدا کرے کہ ہم حضرت صاحب کے ان اشعار کے مطابق خدا تعالیٰ سے محبت کر سکیں اور اسی کو اپنا حقیقی محبوب سمجھیں۔

ہماری تاریخ

مغربی افریقہ میں دعوت الی اللہ

الفضل 11- اگست 1925 میں صفحہ اول پر حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب کی ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ جو درج ذیل ہے۔
(ادارہ)

سب تعریف اللہ کے لئے ہے کہ کام کا وہ انبار جو میرے انگلستان جانے کی وجہ سے جمع ہو گیا تھا۔ ختم ہوا۔ اور میں نے اللہ کے فضل سے پھر کام پر قابو پالیا۔ آج کل سخت موسلا دھار بارشیں ہو رہی ہیں۔ اس وجہ سے اس علاقہ کی زمینیں بھربھری سی ہو جانے اور بھاری بھاری موٹر لاریوں کی وجہ سے سڑکوں کی حالت نہایت خستہ ہو جانے کے باعث بارش کے موسم میں تمام سڑکیں محکمہ پبلک ورکس کے ماتحت مقفل کر دی جاتی ہیں۔ اور ان پر موٹروں کی آمدورفت بند کر دی جاتی ہے سوائے اس کے کسی کو خاص اور اشد ضرورت کے ماتحت نہایت ہلکی گاڑی لے کر چلنے کی اجازت دے دی جاتی ہے لہٰذا ان دنوں میرا باہر جانا اور جماعتوں کے ساتھ کام بالکل بند ہو جاتا ہے۔ اور سالٹ پانڈ قصبہ تک ہی کام محدود ہو جاتا ہے۔ جو زیادہ تر درس تدریس اور مدرسہ کی نگرانی پر مشتمل ہوتا ہے۔ تعلیم الاسلام احمدیہ سکول سالٹ پانڈ میں اس وقت سات مدرس کام کر رہے ہیں۔ جن میں سے چار احمدی ہیں۔ ان چاروں کو مع سیکرٹری مشن کے تعلیم دے رہا ہوں۔ تاکہ حسب ضرورت دعوت الی اللہ کے لئے باہر بھیجے جا سکیں ان کے علاوہ تین اور نوجوان ہیں۔ جن کو خاص دعوت الی اللہ کی غرض سے تعلیم دے رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے ایسی باتیں سکھانے کی توفیق بخشے جو سلسلہ کے لئے مفید اور نتیجہ خیز ہوں۔ اور ان لوگوں کو توفیق بخشے۔ کہ وہ اخلاص سے پڑھیں۔ اور اللہ کے دین کی خدمت کر سکیں۔

سکول سکول اللہ کے فضل سے ترقی کر رہا ہے۔ نائب وزیر تعلیم اور صاحب ڈسٹرکٹ کمشنر بہادر معائنہ فرما چکے ہیں۔ اور ہر دو صاحب نہایت خوش اور مطمئن ہو کر گئے۔ اور ہر ممکن امداد دینے کا وعدہ کیا۔

میری کوشش ہے۔ کہ جلد سے جلد سکول کو سرکاری امدادی فہرست میں شامل کیا جا سکے۔ اس وقت قریباً پچیس پونڈ ماہوار مدرسین کی تنخواہیں دینا پڑتی ہیں۔ جس بوجھ کو یہاں کی لوکل جماعتیں اٹھا رہی ہیں۔ لیکن یہ بوجھ بدون اللہ کے فضل کے ہماری موجودہ طاقت سے بہت بڑھ کر ہے۔ پھر مدرسہ کی اپنی عمارت کا بنانا نہایت لازمی ہے۔ جس کے بغیر سرکاری امداد نہیں مل سکتی۔ اور اس کے لئے اول تو زمین کا خریدنا پھر عمارت کا بنانا۔ یہ کام ایسے ہیں۔ جن پر بہت روپیہ خرچ کرنا پڑے گا۔ جیسا کہ میں کئی بار لکھ چکا ہوں۔ سکول کا مضبوط کرنا ہر طرح سے اللہ نے چاہا تو سلسلہ کے لئے مفید ہوتا۔ اس لئے احباب کی خدمت میں دعاؤں کے لئے عرض کرتا ہے۔

انگریزی نظمیں سکول کی ایک بہت بڑی ضرورت ہے کہ ہمارے اعلیٰ انگریزی دان احباب جو نظم کہہ سکتے ہوں۔ وہ انگریزی میں چھوٹی چھوٹی نظمیں لکھ کر مجھے ارسال فرماویں۔ جن میں مختصراً دین حق کی تعلیم اور دیگر نصائح جو

باقی صفحہ 4 پر

ایک اچھی بات

آپس میں جلد صلح کرو۔ اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ تفرقہ ڈالتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف کتب مولانا عبدالباسط شاہد

میری یادیں

حضرت مولوی محمد حسین صاحب جو سبز پگڑی والے مولوی صاحب کے نام سے مشہور تھے۔ ایک سو سال سے زیادہ عمر پا کر فوت ہوئے۔ وہ اپنے بچپن کا ایک عجیب واقعہ بیان کرتے ہوئے اپنی کتاب "میری یادیں" میں لکھتے ہیں۔

1910ء میں طاعون کی وبا دوبارہ قادیان میں پھیل گئی اور میں بھی اس بیماری میں مبتلا ہو گیا جتنے بھی غیر از جماعت اس وبا کا شکار ہوئے تھے کوئی بھی جانبر نہ ہو سکا تھا اس لئے جس وقت کسی کو طاعون ہو جاتی تو فوراً اس کی قبر کھودنے کا انتظام کیا جاتا۔ میرا مرنا بھی مشہور ہو گیا۔ میرے والدین کو اس بات کا شدید صدمہ تھا بار بار حضرت مولانا نور الدین کی خدمت میں حاضر ہو کر میری حالت سے آگاہ کرتے رہے ایک دن میری حالت اتنی خراب ہو گئی کہ لحوں کا مہمان نظر آنے لگا اور موت کے آثار دکھائی دینے لگے۔ میرے والد صاحب حضرت مولانا نور الدین.... کے پاس پہنچے۔ حضرت مولانا نے میرے والد صاحب سے پوچھا کہ بچے کا کیا حال ہے؟ میرے والد صاجب نے جواب دیا کہ اب آخری وقت معلوم ہوتا ہے اور آنسو ٹپکنے شروع ہو گئے حضرت صاحب نے مصلے پر کھڑے ہو کر اعلان فرمایا کہ میاں صاحب کا بیٹا سخت بیمار ہے اس لئے خدا تعالیٰ کے دربار میں اس کی صحت کے لئے ایسے درددل سے دعا کریں جو خدا تعالیٰ منظور ہی کر لے اور پھر۔ بہت گڑگڑا کر دعا کی گئی۔ میرے والد صاحب نے فرمایا کہ مجھے یقین ہو گیا کہ اب میرا بچہ موذی مرض سے ضرور شفا پائے گا۔ نماز کے بعد حضرت مولانا نے بھی میرے والد صاحب کو تسلی دی۔ جب آپ گھر کے پاس پہنچے تو مکرم بابا حسن محمد صاحب والد مولوی رحمت علی صاحب ملے اور کہنے لگے کہ مجھے آپ کے بیٹے کا بہت افسوس ہے میرے والد صاحب گھبرا گئے اور گھر تک دونوں ہی آئے۔ پتہ چلا کہ مجھے بے ہوشی ہے مگر سانس چلتا ہے آپ نے سجدہ شکر کیا تھوڑی دیر کے بعد مجھے قدرے ہوش آیا اور میں نے اپنا خواب سنانا شروع کیا خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں فوت ہو گیا ہوں اور مجھے نہلا کر کفنا کر عید گاہ والے قبرستان لے گئے ہیں۔ میری آنکھیں بند ہیں مگر میں سب کو دیکھتا ہوں اور ان کی باتیں سنتا ہوں مگر بول نہیں سکتا۔ میری چارپائی کو قبر کے پاس لیجا کر رکھ دیا ہے اور شیخ جھنڈو جو ہمارا ہمسایہ تھا اور جس کی فروٹ کی دوکان تھی میری قبر کو صاف کر رہا ہے۔ جب کفن سے میں نے اسے صفائی کرتے ہوئے دیکھا تو بلا کر کہا کہ میں نے دوبارہ اس دنیا میں نہیں آنا۔ لحد کو خوب صاف کر دو۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے لحد کو خوب صاف کر دیا ہے اور اب میں اس میں باریک ریت بچھانے لگا ہوں تا کوئی کنکر وغیرہ نہ چبھے اور بیچ میں لیٹ کر دیکھتا ہوں کہ لحد تنگ تو نہیں ہے اور پھر خود اس میں لیٹ جاتا ہے اور مجھے ایک بہت خوبصورت بیت دکھائی دیتی ہے اور میں شیخ صاحب سے کہتا ہوں کہ تم قبر کو اچھی طرح صاف کر دو میں جاتے جاتے آخری مرتبہ (عبادت کر لوں) میں اٹھ کر بیت میں چلا گیا اور۔ (عبادت کرنے لگا) تو مجھے ہوش آ گیا۔ تھوڑے وقفہ کے بعد شیخ صاحب کے مکان سے رونے کی آواز یکبارگی میرے کان میں پڑی تو میں نے کہنا شروع کر دیا کہ شیخ جھنڈو فوت ہو گئے ہیں.... میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تندرست ہو گیا۔ صرف میری دائیں آنکھ پر بیماری کا اثر پڑا باقی جسم ٹھیک رہا۔ (سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے)

ایک داعی الی اللہ کو مختلف قسم کے واقعات و حالات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے کشمیر میں خدمات بجالاتے ہوئے بعض بڑے مشکل اور صبر آزما حالات میں استقامت و عزیمت سے مفوضہ خدمات سرانجام دیں۔ اپنے راجوری سے سری نگر تک ایک پیدل سفر کا ایمان افروز واقعہ بیان کیا جس کا خلاصہ حضرت مولوی صاحب کے الفاظ میں کچھ اس طرح ہے۔

جولائی 1938ء کے آخری عشرہ میں خاکسار نے 8 آدمیوں پر مشتمل ایک وفد تیار کیا تا راجوری سے سری نگر تک کا پیدل سفر کر کے (خدمت انسانیت) کا کام کیا جائے.... دریائے پونچھ کی پہلی آبشار وہاں سے شروع ہوتی دیکھی۔ گرمیوں میں وہاں سردیوں کا یہ عالم تھا کہ دو گھنٹے سے زیادہ وہاں رہنے کی قدرت گویا اجازت ہی نہ دیتی تھی۔ سردی سے دانت بجنے لگے۔ ہم نے وہاں سے بھاگنا شروع کیا۔ تین میل تک بھاگنے کے بعد ہم قدرے گرم ہوئے وہاں پہاڑ کی چڑھائی بھی ختم ہو گئی تھی اور ہم نے شام تک پچیس میل پیدل سفر طے کیا تھا۔ اور چڑھائی میں آخری مکان تھا جہاں میرے ساتھیوں نے رات کاٹنے کی درخواست کی مگر گھر والوں نے صاف انکار کر دیا۔ (حضرت مولوی صاحب نے ان کی بیمار لڑکی کے لئے دعا کی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے فوری صحت ہو جانے کی وجہ سے خوب خدمت کی) اب غیر آباد علاقہ میں سفر ہو رہا تھا۔ اور دور تک کوئی آبادی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ سورج غروب ہو رہا تھا اور اندھیرا گھپ ہو رہا تھا آج کے دن کا سفر بھی 30 میل کے قریب ہو گیا تھا۔ تکان کی وجہ سے مجھے بخار ہونے لگ گیا۔ بھوک، تکان، اندھیرا اور بخار جب یہ چاروں چیزیں اکٹھی ہو گئیں تو قریب سے کتوں کی آوازیں آنے لگیں .... (میں رستہ میں آنے والے گھر میں داخل ہوا) انہوں نے میرے لئے ایک چارپائی خالی کر دی اور میرے ساتھیوں سے کہنے لگے کہ یہاں سے لکڑیاں لے لو باہر چولہا ہے وہاں روٹی پکاؤ اور کھاؤ اور وہیں آرام بھی کرو۔ تھوڑی دیر کے بعد میرے سامنے چاول اور گوشت لا کر رکھ دیا.... میں نے بھوک کے مطابق کھانا کھایا اور ان کا شکریہ ادا کیا..... میرے ساتھی بھی کھانا کھا کر مجھے دبانے کے لئے آ گئے اور خوب دبایا۔ (رات وعظ و نصیحت بھی کی).... ہم نے صبح ہی اگلے سفر کی تیاری کی.... راستے میں بڑے خطرے تھے برف کے پل بنے ہوئے تھے جن کے نیچے سے پانی بہہ رہا تھا۔ اس برف کے پل پر سے لوگ اور چارپائے پانی عبور کرتے تھے.... سفر کی زیادتی کی وجہ سے بخار بڑھ گیا اور بارش بھی ہونے لگی.... میں نے کہا کہ مجھ سے کمزوری کی وجہ سے مزید نہیں چلا جاتا اس لئے آج کسی گھنے درخت کے نیچے ہی بسیرا کر لیتے ہیں جنگل میں لکڑیاں بھی خوب ہیں آگ جلا کر گزارہ کر لیں گے (غیر معمولی طور پر اس جگہ نہ صرف شب باشی کا خاطر خواہ انتظام ہو گیا بلکہ ایک مجمع ہو گیا اور وعظ و نصیحت کا بھی خوب موقع ملا) ناشتہ کے بعد ہم نے پھر جنگل کا سفر شروع کر دیا۔ رستہ میں دوبارہ بارش شروع ہو گئی۔ بہت بڑے بڑے قدرت کے لگائے ہوئے درخت دیکھنے میں آئے۔ بعض درخت اتنے بڑے تھے کہ ان کے تنوں کا پھیلاؤ چالیس فٹ کے قریب تھا.... بھیگتے ہوئے ہم رہبر پور پہنچے جو شوپیاں سے سات میل کے فاصلہ پر ہے (وہاں ایک سکول میں شب باشی کا انتظام ہو گیا اور احباب سے تبادلہ خیالات بھی) ... صبح بغیر ناشتہ کے ہی چل پڑے کہ شوپیاں چل کر کھانا وغیرہ کھائیں گے مگر ابھی نصف رستہ ہی چلے تھے کہ میرے ساتھی بیٹھ گئے کہ اب مزید نہیں چلا جاتا میں نے ایک درخت پر چڑھ کر دیکھا کہ ایک عورت دودھ کا ایک بڑا سا برتن لئے جا رہی ہے میں نے اسے آواز دی تو وہ آ گئی پوچھنے پر جواب دیا کہ میرے پاس پانچ سیر دودھ ہے ہم نے چھ آنے میں سارا ہی خرید لیا.... بعدہ چل کر شوپیاں پہنچے وہاں ایک احمدی درزی جو میرے بچپن کے واقف تھے مل گئے وہ چائے اور کلچے لے آئے ہم سب نے خوب کھائے اب سری نگر کا سفر بیس میل رہ گیا تھا وہاں سے لاری بھی مل گئی۔ لیکن اس میں صرف ایک آدمی کی گنجائش تھی۔ میں نے دوستوں کو کہا کہ کل سری نگر میں دفتر "اصلاح" پوچھ کر آ جانا میں آج جا کر آپ کی رہائش وغیرہ کا انتظام کرتا ہوں..... میں بھی پہلی مرتبہ سری نگر گیا تھا۔ لوگوں سے پوچھ کر دفتر پہنچا۔ دفتر میں مولوی عبدالواحد صاحب مربی مل گئے۔ وہ یہ سن کر بڑے حیران ہوئے کہ اتنا سفر پیدل ہی طے کیا ہے۔ باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 3

بچوں کے لئے مفید ہوں۔ درج ہوں گویا ایک قسم کے Hymn's ہوں۔ میں اس کتاب کو چھپوا لوں گا۔ اس علاقہ میں گانا سکول کے کورسوں میں رکھا جاتا ہے۔ جس کا باقاعدہ امتحان ہوتا اور اس کی خاص امداد گورنمنٹ سے ملتی ہے۔ ہم عیسائی لوگوں کے گیت تو اپنے بچوں کو سکھا نہیں سکتے۔ مقصد تو سکول کا دعوت الی اللہ کی ایک راہ کھولنا ہے۔ اس لئے چھوٹے چھوٹے گیتوں کی اشد ضرورت ہے۔ انہیں یہاں کی لوکل زبان میں ترجمہ کروا کر فائدہ عام کے لئے بھی شائع کیا جا سکتا ہے۔ یہاں کے مسیحی منسٹر خاکسار سے اچھے دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں۔ جو بہت اعلیٰ شاعر ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی نظم "نونہالان جماعت" میں نے ان کو یہاں کی زبان میں ترجمہ کرنے کے واسطے دی ہے لیکن ہمیں بہت سی نظموں کی ضرورت ہے۔ احباب ضرور اس طرف توجہ فرمائیں۔

افریقہ کی زبان میں ترجمہ عبادات

عبادات کی کتاب بھی میں نے یہاں کی لوکل زبان میں ترجمہ کرنے کے واسطے دی ہے اس کی طباعت کے لئے روپیہ درکار ہو گا اللہ ہی دستگیر ہے۔ یہ پہلی کتاب سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں ہو گی۔ جو اس ملک کی زبان میں شائع ہو گی۔ اور جس کی اشاعت کی توفیق افریقن احمدیوں کو ملے گی۔

بیت اور مشن کے لئے قطعہ زمین

احباب گولڈ کوسٹ کی ایک اور خدمت جو قابل ذکر ہے۔ یہ ہے کہ دوستوں نے ہمت کر کے ایک قطعہ زمین جو قریباً ساڑھے تین کنال ہے۔ بیت الحمد اور مشن ہاؤس کے واسطے قریباً ایک سو بیاسی پونڈ پر خرید کر لیا ہے۔ اور سکول کے واسطے زمین کی تلاش میں ہیں۔ مگر ہمارے پاس روپیہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔

شکریہ گزشتہ دنوں خاکسار کے پاس چار کس سندھی تاجر پانچ دن تک مہمان رہے۔ یہ صاحبان دیالداس اینڈ سن کے کارخانہ اکرہ میں کام کرتے تھے۔ میں اور محترم نیر صاحب انہی کے پاس اکرہ میں جب جاتے تو مہمان رہتے۔ یہ کارخانہ اب بند ہو گیا۔ اور مندرجہ بالا احباب واپس ہندوستان جا رہے ہیں۔ اس وجہ سے میرے محترم میزبانوں کو میرا مہمان رہنا پڑا۔ اور مجھے ان کی خدمت کرنے کی خوشی ہوئی۔ جاتے وقت لالہ ٹوپن داس صاحب نے ایک پونڈ نقد سکول کے بچوں کو مٹھائی تقسیم کرنے کے لئے دیا۔ اور "بیت" میں روشنی کے واسطے ایک لیمپ بڑا خوبصورت خرید کر دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد نعمان

ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم

تباہی کے دو نام

ایٹم مادے کا چھوٹے سے چھوٹا ذرہ ہوتا ہے جس کے درمیان میں اس کا مرکزہ (Nucleus) ہوتا ہے جس کے گرد الیکٹران گردش کرتے ہیں۔ مرکزے میں پروٹان اور نیوٹران کے علاوہ چند مزید ذرات بھی ہوتے ہیں۔ لیکن اسی مختصر ترین ذرہ سے تباہی کے دو ایسے نام معرض وجود میں آئے ہیں جو اپنی ایجاد سے لے کر آج تک طاقت اور بالادستی کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔ روز اول سے ہی یہ ٹیکنالوجی دنیا کے سیاسی' اقتصادی اور فوجی امور میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ اس سے محروم قوموں کی ہر ممکن کوشش ہے کہ کسی طرح سے اس ٹیکنالوجی کو حاصل کیا جائے جب کہ اس کی حامل قومیں اس سے ہر ممکن فوائد حاصل کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ قوموں کے عروج و زوال کی داستان جنم دینے والے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم اصل میں کیا ہیں۔ آیئے سائنسی لحاظ سے اس کا جائزہ لیں۔

شہرہ آفاق سائنسدان آئن سٹائن کا یہ نظریہ کہ مادہ کو توانائی میں تبدیل کیا جاسکتا ہے دراصل ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کی بنیاد بنا۔ اس سلسلے میں دو معاملات (Reactions) بنیادی طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

عمل اشتقاق

Fission Reaction اس عمل میں کسی بڑے عنصر کے ایٹم کو مخصوص طریقے سے توڑ کر چھوٹے عناصر کے ایٹموں میں تقسیم کیا جاتا ہے جس سے توانائی کی ایک کثیر مقدار کا اخراج ہوتا ہے۔ یہ عمل ایٹم بم میں استعمال ہوتا ہے۔

عمل اختلاط

Fusion Reaction اس عمل میں کسی دو چھوٹے ایٹموں کو ملا کر بڑے عنصر کا ایٹم حاصل کیا جاتا ہے۔ اس عمل میں اشتقاق کی نسبت بہت زیادہ مقدار میں توانائی خارج ہوتی ہے۔ یہ عمل ہائیڈروجن بم میں استعمال ہوتا ہے۔

ایٹم بم ایٹم بم میں دو تابکار عناصر یورینیم اور پلوٹونیم کو استعمال کیا جاتا ہے اس لئے ایٹم بم کو یورینیم بم اور پلوٹونیم بم بھی کہا جا سکتا ہے۔ یورینیم بموں میں بہت زیادہ تیز رفتار نیوٹران سے یورینیم کے مرکز پر بمباری کی جاتی ہے جس کے نتیجہ میں دو چھوٹے عناصر بیریم (Barium) اور کرپٹون (Krypton) معرض وجود میں آتے ہیں۔ توانائی کی ایک بڑی مقدار کے ساتھ ساتھ مرکزہ سے تین مزید نیوٹران بھی خارج ہوتے ہیں جو تین مزید ایٹموں پر بمباری کرتے ہیں جس کے نتیجے میں توانائی کے علاوہ نو نیوٹران بھی خارج ہوتے ہیں جو نو مزید ایٹموں پر بمباری کرکے ستائیس نیوٹران کا اخراج کرتے ہیں۔ اس طرح سے ایک مسلسل عمل شروع ہو جاتا ہے جسے زنجیری تعامل (Chain Reaction) کہتے ہیں۔ ایٹم بم کے لئے چونکہ بہت زیادہ توانائی درکار ہوتی ہے لہٰذا یہ زنجیری تعامل ضروری ہوتا ہے۔ لیکن یہ عمل عام یورینیم (U 238) سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کے ایک ہم جا (ISOTOPE) یورینیم (U 235) سے حاصل ہوتا ہے۔ کسی عنصر کے ہم جا کی بنیادی خصوصیات اسی عنصر سے ملتی جلتی ہوتی ہیں لیکن اس کے مرکزہ میں نیوٹران کی تعداد مختلف ہوتی ہے۔ چنانچہ یورینیم 238 کے مرکزہ میں 146 جبکہ یورینیم 235 کے کے مرکزہ میں 143 نیوٹران ہوتے ہیں لیکن مشکل یہ ہے کہ قدرتی یورینیم میں یورینیم 235 صرف 0 کی مقدار میں ہوتا ہے۔ چنانچہ اس یورینیم کو افزودہ کیا جاتا ہے۔

ایٹم بم بنانے کے لئے جو زنجیری تعامل درکار ہوتا ہے اس میں یورینیم 235 کی کم سے کم مقدار چار کلو گرام ہونی چاہئے ورنہ اس سے دھماکہ نہ ہو سکے گا۔ ایٹم بم میں اتنی یا اس سے زیادہ مقدار کو مختلف حصوں میں تقسیم کرکے رکھ دیا جاتا ہے اور دھماکے کے وقت ان تمام حصوں کو ملا کر نیوٹران کی بارش کی جاتی ہے جس سے بہت زبردست دھماکہ ہوتا ہے۔

پلوٹونیم ایک مصنوعی عنصر ہے جسے ایک خاص عمل کرکے یورینیم 238 سے بنایا جاسکتا ہے۔ یہ عنصر بھی قابل اشتقاق ہے۔ ایٹم بم میں اس کا استعمال بھی یورینیم 235 کے طریق کے مطابق ہوتا ہے۔

ایٹم بم جب کسی مقام پر پھٹتا ہے تو بہت زیادہ حرارت (Heat) روشنی اور دباؤ (Pressure) کی صورت میں توانائی کا اخراج ہوتا ہے۔ اس مقام کا درجہ حرارت دس لاکھ سینٹی گریڈ (10'00'000) سے بھی تجاوز کر جاتا ہے اور ظاہر ہے اس درجہ حرارت پر کسی چیز کی راکھ کا بچنا بھی محال ہے۔ اس کے علاوہ تابکار شعاؤں کا بھی اخراج ہوتا ہے جن کی زد میں آنے والا اگر وقتی طور پر بچ بھی جائے تو بعد میں سرطان یا کسی اور شدید بیماری میں مبتلا ہو کر مرجاتا ہے۔ بم پھٹنے کے بعد تابکار عناصر کے ذرات چاروں طرف دور دور تک پھیل جاتے ہیں اور ایک لمبے عرصے تک وہاں کی ہر چیز کو خطرناک اور ناقابل استعمال بنا رہے ہیں۔

دوسری جنگ عظیم کے آخری دنوں میں 6۔ اگست 1945ء کو امریکہ نے جاپان کے شہر ہیروشیما پر چھوٹا لڑکا (Little boy) نامی جو بم گرایا وہ یورینیم بم تھا۔ اس بم سے پورا شہر تباہ ہو گیا اور تقریباً ساٹھ ہزار افراد کے مرنے کے علاوہ ایک لاکھ کے قریب افراد زخمی ہوئے۔ تین دن بعد 9۔ اگست کو ناگاساکی پر موٹا آدمی (Fat man) نامی جو بم گرا وہ پلوٹونیم بم تھا اور اس سے بھی ویسی ہی تباہی آئی۔ ایک لمبے عرصے تک یہ شہر آلودہ اور ناقابل استعمال رہے۔ آج کے ایٹم بم ان بموں سے کئی گنا زیادہ طاقتور ہیں۔ لہٰذا ان کی تباہی بھی کئی گنا زیادہ ہو گی۔

ایٹمی توانائی کو بہت سے پرامن استعمال میں بھی لایا جاتا ہے۔ اس کے لئے بہت سے تابکار عناصر استعمال کئے جاسکتے ہیں جب کہ اس تمام عمل کو محدود کرنے کے لئے موڈریٹر (Modrator) استعمال کئے جاتے ہیں جو اس تمام عمل کو انسانی کنٹرول میں رکھتے ہیں۔ ایٹمی ری ایکٹر سے حاصل ہونے والی حرارت سے بڑے پیمانے پر بجلی بھی بنائی جا رہی ہے۔ پاکستان میں بھی اس نوعیت کا ایک چھوٹا سا بجلی گھر کراچی میں موجود ہے۔ عمل اشتقاق سے حاصل ہونے والی توانائی کی دریافت چونکہ جنگ عظیم کے دنوں میں ہوئی لہٰذا پرامن استعمال کی بجائے جنگی استعمال کی طرف دھیان پہلے گیا اور پرامن استعمال بہت بعد میں شروع ہوا۔

ہائیڈروجن بم ہائیڈروجن بم کا خیال تب آیا جب سائنسدانوں نے سوچا کہ اگر ایک بڑے ایٹم کو توڑ کر اتنی توانائی حاصل کی جاسکتی ہے تو دو ایٹموں کے ملانے سے بھی توانائی کا حصول ممکن ہو گا۔ چنانچہ اسی سوچ کی بنیاد پر جب کوششیں کی گئیں تو وہ بار آور ثابت ہوئیں اور ہائیڈروجن بم کی صورت میں تباہی کا ایک اور نام معرض وجود میں آیا۔

ہائیڈروجن بم میں عمل اختلاط (fusionreaction) کے ذریعے سب سے چھوٹے عنصر ہائیڈروجن کے دو ایٹموں کو ملا کر ہیلئم (heleium) کا ایٹم حاصل کیا جاتا ہے۔ اس عمل میں بے انتہا توانائی کا اخراج ہوتا ہے جو ایٹم بم سے حاصل ہونے والی توانائی کے مقابلہ میں ہزاروں گنا زیادہ ہوتی ہے۔ ہائیڈروجن بم کے اندر یورینیم یا پلوٹونیم بم بھی رکھنا پڑتا ہے کیونکہ دو چھوٹے ایٹموں کو ملانے کے لئے بہت زیادہ درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی ہے جو کسی بھی عام طریقہ سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ اس کام کے لئے ایٹم بم کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جب بھی ہائیڈروجن بم کا دھماکہ کرنا مقصود ہو تو اس سے پہلے ایٹم بم کا دھماکہ کیا جاتا ہے جس سے اتنا درجہ حرارت حاصل ہو جاتا ہے کہ ہائیڈروجن بم پھٹ کر خوفناک تباہی پھیلا سکے۔ سورج اور دیگر ستاروں پر روشنی بھی اسی طریق کار کے مطابق ہو رہی ہے۔ ہزاروں لاکھوں ہائیڈروجن بم ہیں جو ہر وقت وہاں پھٹتے رہتے ہیں۔ اس عمل سے ہمیں روشنی اور حرارت حاصل ہوتی ہے جب کہ کرہ ہوائی ہمیں تابکار شعاؤں سے محفوظ رکھتا ہے۔

تاریخی پس منظر تاریخی لحاظ سے دیکھا جائے تو یورینیم بم کی ایجاد کی ابتداء 1934ء ہی میں ہو گئی تھی۔ جب اٹلی کے مشہور سائنسدانوں فرمی جو بعد میں امریکی شہری بنا اور سیگرنے ایک تجربہ کے دوران چند حیران کن نتائج حاصل کئے لیکن وہ ان کو درست انداز میں سمجھنے میں ناکام رہے۔ 1938ء میں جرمن سائنسدانوں آٹوہان اور فرٹز نے اسی تجربے کو دہرا کر یہ ثابت کیا کہ یورینیم کے ایٹم کو توڑ کر چھوٹے ایٹموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے جس سے توانائی کی کثیر مقدار حاصل ہوتی ہے اور مزید یہ کہ اس مقدار کو بڑھانا بھی ممکن ہے۔ امریکہ میں فرمی اور آئن سٹائن وغیرہ کو بھی ان نتائج کی خبر مل چکی تھی چنانچہ امریکی سائنسدانوں نے حکومت کے تعاون سے مین ہٹن پراجیکٹ (Main hittenproject) کے نام سے اپنے عملی تجربات کا آغاز کیا۔ ادھر جرمن سائنسدان بھی اپنے کام میں مصروف تھے اور نازی لیڈر ہٹلر پوری طرح سے پرامید تھا کہ وہ اس معجزے کے بعد اپنے دشمنوں کو ناکوں چنے چبوائے گا۔ بعد کے واقعات سے پتہ چلا کہ جرمن سائنسدان اس ایجاد کے بہت قریب پہنچ چکے تھے لیکن امریکی ان سے آگے نکل گئے اور انہوں نے نہ صرف یہ کہ یورینیم بلکہ پلوٹونیم کو توڑنے کا طریق کار بھی دریافت کر لیا۔ بالآخر 16۔ جولائی 1945ء کو نیو میکسیکو کے مقام پر امریکہ نے پہلا کامیاب ایٹمی دھماکہ کیا اور کچھ ہی دنوں بعد جاپان کے شہروں پر ایٹم بم گرا کر دنیا میں اپنی اجارہ داری قائم کی۔ فتح کے بعد امریکہ اور روس کے ہاتھ جرمن ایٹمی سائنسدان بھی آ گئے۔ چنانچہ 1949ء میں روس بھی ایٹمی دھماکہ کرکے امریکہ کا شریک سفر بن گیا۔ اس کے ساتھ ہی ہائیڈروجن بم بنانے کی کوششیں شروع ہو گئیں جن میں روس 1952ء میں پہلا ہائیڈروجن بنا کر امریکہ کو مات دے گیا لیکن صرف اڑھائی ماہ کے بعد ہی امریکہ اس کا ہم پلہ ہو گیا۔ برطانیہ اور فرانس اس دوڑ میں کافی پیچھے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

صدر کلنٹن کی بطور صدارتی امیدوار نامزدگی

توقع کے مطابق موجودہ امریکی صدر بل کلنٹن کو ان کی جماعت ڈیمو کریٹک پارٹی نے نومبر میں ہونے والے صدارتی انتخاب میں اپنی پارٹی کی طرف سے صدارتی امیدوار نامزد کر دیا ہے۔ 50 سالہ صدر کلنٹن اس سے پہلے ہی اپنی انتخابی مہم شروع کر چکے ہیں کیونکہ بطور صدارتی امیدوار ان کی اپنی جماعت کی طرف سے ان کی نامزدگی یقینی تھی۔

امریکہ میں صدارتی انتخاب کی روایات میں حاضر صدر کو دوسری بار انتخاب لڑنے کے لئے نامزدگی حاصل کرنا قریباً یقینی ہوتا ہے۔ امریکی صدارتی انتخاب کی روایت میں حاضر صدر کا دوسری بار انتخاب جیت لینا بھی بہت حد تک یقینی ہوتا ہے۔ لیکن بہرحال لازمی نہیں ہوتا۔ خود موجودہ صدر کلنٹن اپنے سے پہلے صدر جارج بش کو ہرا کر صدر بن چکے ہیں۔ لیکن امریکی صدارتی انتخاب میں حاضر صدر کو ہرانے کا واقعہ کم پیش آتا ہے۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو صدر کلنٹن کی صدارتی انتخاب میں کامیابی متوقع کہی جاسکتی ہے۔

صدر کلنٹن کے مقابلے میں ری پبلیکن پارٹی کے مسٹر باب ڈول کو نامزد کیا جاچکا ہے اور وہ بھی اپنی مہم شروع کر چکے ہیں۔

امریکہ میں صدارتی انتخاب امیروں کا کھیل ہے۔ کوئی عام کارکن یا متوسط طبقے کا شخص صدارتی انتخاب کی دوڑ میں شامل ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ متوسط طبقہ تو درکنار چھوٹا موٹا امیر بھی اس مقابلے میں نہیں آسکتا۔ اس کے لئے تو ارب پتی اور کھرب پتی ہونا ضروری ہے۔

امریکہ کے صدارتی انتخاب کی مہم میں جو چیز بڑی حد تک فیصلہ کن کردار ادا کرتی ہے وہ امریکی ٹیلی ویژن کمپنیاں ہیں۔ ایک بار ایک ناکام امریکی صدارتی امیدوار نے شکوہ کے انداز میں کہا تھا کہ امریکہ کے صدر کو امریکی عوام منتخب نہیں کرتے بلکہ ملک کی تین بڑی ٹیلی ویژن کمپنیاں مل کر یہ فیصلہ کرتی ہیں کہ کس شخص کو صدر ہونا چاہئے۔ ان کے کہنے کا یہ مطلب تھا کہ جس امیدوار کے ساتھ امریکہ کی تین بڑی ٹیلی ویژن کمپنیاں ہو جائیں وہ اس صدارتی امیدوار کا ایسا خوبصورت اور موثر امیج امریکی عوام کے سامنے پیش کرتی ہیں کہ لوگ اسی کو ووٹ دینے کا فیصلہ کر لیتے ہیں۔

امریکہ کے صدارتی انتخاب میں جو اہم بات بہت بڑی حد تک اثر انداز ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ کوئی صدارتی امیدوار اندرون ملک امریکیوں کے لئے کس حد تک مراعات لے کر آتا ہے۔ سابق صدر بش کی مثال سامنے ہے۔ انہوں نے بین الاقوامی میدان میں خلیج کی جنگ جیت کر امریکہ کی دہشت اور طاقت کا سکہ ساری دنیا پر بٹھا دیا۔ اور دنیا بھر کو جتلا دیا کہ واحد سپر طاقت کو جو بھی آنکھیں دکھائے گا اور وہ صدر صدام حسین کی طرح عبرت کی مثال بنا دیا جائے گا۔ لیکن ایسی شاندار کامیابی حاصل کرنے کے باوجود صدر بش، حاضر صدر ہونے کے باوجود نو آموز اور نوجوان کلنٹن کے ہاتھوں شکست کھا گئے تو اس کی وجہ ماہرین نے یہی بتائی تھی کہ وہ اندرون ملک اپنی پالیسیوں سے امریکی عوام کو خوش نہ کر سکے تھے۔ اس لئے ان کی عالمی کامیابیاں امریکی ووٹروں کو متاثر نہ کر سکیں اور صدر بش کی اس آواز پر کسی نے کان نہ دھرا کہ وہ عالمی امور کے کامیاب ماہر ہیں اور مسٹر کلنٹن کو عالمی امور کی الف ب بھی نہیں آتی۔ سابق امریکی صدر مسٹر بش کا یہ بیان عالمی ٹیلی ویژن اداروں نے بار بار نشر کیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ میرے کتے کو بھی عالمی امور میں کلنٹن سے زیادہ واقفیت حاصل ہے۔

موجودہ صدر کلنٹن امریکی عوام میں ایسی غیر معمولی مقبولیت حاصل نہیں کر سکے جو مثلاً سابق امریکی صدر ریگن کو حاصل تھی۔ بلکہ اپنی صدارت کا نصف عرصہ گزرنے کے بعد تو ان کی جماعت ایوان نمائندگان کا الیکشن ہار گئی تھی اور امریکی دو ایوانی مقننہ یعنی ایوان نمائندگان اور سینٹ میں ان کے مخالفین کی اکثریت قائم ہو چکی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کو اپنی پالیسیاں نافذ کرنے میں بھی مشکلات پیش آتی رہتی ہیں۔ لیکن اس شکست کے بعد صدر کلنٹن نے کافی سنبھالا لیا اور اپنی گرتی ہوئی مقبولیت کو دوبارہ بحال کرنے میں کامیاب رہے۔

اس وقت ری پبلیکن امیدوار باب ڈول ان کی ناکامیوں کو بار بیان کر رہے ہیں۔ عالمی امور میں صدر کلنٹن نے بوسنیا کا مسئلہ حل کرایا ہے۔ فلسطینیوں اور اردن کی اسرائیل سے مصالحت کروائی ہے اور لاطینی امریکی ممالک میں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ دوسری طرف انہوں نے ساتھ ساتھ ہی اندرون ملک بھی امریکی عوام کو خوش رکھنے کی کوشش کی ہے۔

مسٹر باب ڈول کو امریکی مقننہ میں صدر کلنٹن کے مخالفوں کا بہت سہارا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ان کا مقابلہ سخت ہے۔ اس وقت دونوں امیدوار قریباً برابر جا رہے ہیں۔ صدر کلنٹن کو رائے عامہ کے جائزوں کے مطابق معمولی برتری حاصل ہے۔ مگر یہ معمولی برتری کسی بھی وقت ختم ہو سکتی ہے۔ اس لئے یہ مقابلہ دلچسپ بھی ہے اور سخت بھی۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 10- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس از حضرت صاحب (نیا)
1-00 دینی تعلیمات۔ روحانی خزائن
1-30 (-) اصول کی فلاسفی
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
3-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
3-30 متفرق پروگرام
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت جماعت احمدیہ الرابع سے بچوں کی ملاقات (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹی وی سپورٹس۔ ہاکی میچ۔
7-30 (صبح) اردو کلاس۔ از حضرت صاحب (دوبارہ)
8-30 فرنچ زبان سیکھئے
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے بچوں کی ملاقات (دوبارہ)
11-00 پشتو پروگرام
12-00 (دوپہر) دینی تعلیمات۔ روحانی خزائن
12-30 (-) اصول کی فلاسفی (دوبارہ)
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام / اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس۔ از حضرت صاحب (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 فرام دی آرکائیوز۔ خطبہ
6-00 (شام) ترجمہ کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)
7-00 طبی معاملات۔ بچوں کی دیکھ بھال۔ حصہ اول۔ میزبان ڈاکٹر عالیہ عصمت۔ مہمان ڈاکٹر امتہ الرقیب۔
7-30 ایک نو احمدی سے گفتگو۔ خدمت حسین شاہ
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 نارویجئین پروگرام (-) اصول کی فلاسفی
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-(نیا)
11-00 جرمن پروگرام (1) آیئے عبادت سیکھیں (2) اپنا مذہب سیکھئے۔

بدھ-11- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس۔ از حضرت صاحب
1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات
1-30 متفرق پروگرام
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے۔
3-30 حکایات شیریں۔ (نیا)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 طبی معاملات۔ بچے کی دیکھ بھال۔ حصہ اول۔ میزبان ڈاکٹر عالیہ عصمت۔ مہمان۔ ڈاکٹر امتہ الرقیب (دوبارہ)
6-30 ایک نو احمدی سے ملاقات۔ خدمت حسین صاحب
7-00 (صبح) اردو کلاس۔ از حضرت صاحب (دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے۔ (دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں (دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
11-00 رشین پروگرام
12-00 (دوپہر) اراؤنڈ دی گلوب - ہماری کائنات
12-30 متفرق پروگرام
1-00 لقاء مع العرب
2-00 بنگلہ پروگرام / اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس از حضرت صاحب (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 افریقن پروگرام۔
6-00 (شام) نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)
7-00 درثمین۔ حصہ اول۔
7-30 متفرق پروگرام
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 فرنچ پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر - بچوں کی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات (نیا)
11-00 جرمن پروگرام (1) حضرت صاحب کا دورہ برموقع جلسہ سالانہ 1995ء (2) ٹک ٹیک۔ کوئز پروگرام

بدھ 4- ستمبر 1996ء

12-00 رات۔ اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (نیا)
1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات
1-30 متفرق پروگرام۔
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ (دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے۔
3-30 حکایات شیریں (نیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 طبی معاملات۔ دانتوں اور مسوڑوں کے امراض-(دوبارہ)
6-30 ایک نو احمدی کے ساتھ گفتگو مکرم عبدالرؤف صاحب راٹھور (دوبارہ)
7-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
8-00 چینی زبان سیکھئے۔(دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں۔(دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات
11-00 روسی پروگرام۔
12-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات
12-30 متفرق پروگرام
1-00 لقاء مع العرب۔(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔ اردو پروگرام
3-00 اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر
5-00 افریقن پروگرام
6-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
7-00 درثمین۔ حصہ 6
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 فرنچ پروگرام۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام۔

منگل-3-ستمبر 1996ء

12-00 رات۔ اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
1-30 (-) اصول کی فلاسفی
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
3-00 فرنچ سیکھئے۔
3-30 متفرق پروگرام
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس (دوبارہ)
7-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
8-00 فرنچ سیکھئے۔
8-30 متفرق پروگرام۔
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
11-00 پشتو پروگرام۔

12-00 دین حق کی تعلیم۔ روحانی خزائن
12-30 (-) اصول کی فلاسفی
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔ اردو پروگرام۔
3-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر
5-00 فرام دی آرکائیوز۔ خطبہ۔ 7-4-89
6-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)
7-00 طبی معاملات۔ مسوڑوں اور دانتوں کے امراض تیسرا حصہ
7-30 ایک نو احمدی کے ساتھ گفتگو مکرم عبدالرؤف صاحب راٹھور
8-00 لقاء مع العرب۔(نیا)
9-00 نارویجئن پروگرام۔ (-) اصول کی فلاسفی
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات
11-00 جرمن پروگرام۔

بقیہ صفحہ 1

کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں گناہوں میں سے بڑے گناہوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ یعنی ایسے گناہ جو بہت بڑے ہیں ان میں وہ جو بہت ہی بڑے بڑے ہیں ان کے متعلق میں تمہیں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا' ضرور بتائیں یا رسول اللہ۔ تو آپ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا۔ یہ دونوں باتیں بیان فرمانے کے بعد آپ تکیے کا سہارا لئے ہوئے تھے جوش میں آکر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا "الاوقول الزور" الاوقول الزور' الاوقول الزور' الاو قول الزور" سنو خبردار جھوٹ نہ بولنا' جھوٹ نہ بولنا' جھوٹ نہ بولنا' جھوٹ نہ بولنا۔ آپ نے اس بات کو اتنی دفعہ دارہا کہ ہم نے چاہا کہ کاش حضور خاموش ہو جائیں۔ (بخاری کتاب الادب' باب عقوق الوالدین)۔

اگرچہ جھوٹ کا ذکر تیسرے نمبر پر آیا مگر سب سے زیادہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے جھوٹ پر آکر جوش کا اظہار فرمایا اور بے اختیار بار بار یہ نصیحت فرماتے رہے کہ خبردار جھوٹ کے قریب تک نہ جانا۔ وجہ یہ ہے کہ جھوٹ سب گناہوں کی جڑ ہے۔ شرک بھی جھوٹ ہی کا نام ہے۔ اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا بھی ایک جھوٹ ہے۔ درحقیقت جھوٹ کا جتنا بھی آپ تجزیہ کریں آپ اسی حد تک یہ معلوم کریں گے کہ ہر بدی کی جڑ جھوٹ کی سرزمین میں ہے۔ جھوٹ کی زمین سے ہی تمام بدیاں پھوٹتی ہیں۔ یہ وجہ ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے جھوٹ کا ذکر فرماتے ہوئے بار بار یہ تاکید فرمائی کہ خبردار جھوٹ سے پرہیز۔ جھوٹ سے پرہیز۔ جھوٹ سے پرہیز۔ جھوٹ کے متعلق جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ ہر بیماری کی جڑ ہے اور شرک بھی جھوٹ ہی سے پیدا ہوتا ہے اور جھوٹ ہی درحقیقت سب سے بڑا شرک ہے کیونکہ آپ اپنی روزمرہ کی زندگیوں کا گہری نظر سے مشاہدہ کرکے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہر جھوٹ جو بولا جاتا ہے وہ کسی جھوٹے معبود کی خاطر بولا جاتا ہے اور فی ذاتہ انسان کو جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(از خطبہ 24- مئی 1996ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم رانا لطف الرحمان خالد صاحب ابن محترم ماسٹر عبدالرحمان صاحب اتالیق 7/54 دارالعلوم شرقی ربوہ 15- جولائی 1996ء سے ایکسیڈنٹ میں ٹانگ ٹوٹ جانے سے چارپائی پر پڑے ہیں۔ ان کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب دارالعلوم غربی ربوہ بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب باجوہ پسرور کو اللہ تعالیٰ نے 96-8-12 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام از راہ شفقت حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مباشر احمد عطا فرمایا ہے بچہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ ریٹائرڈ ایس۔ ایچ۔ او پسرور کا پوتا اور مکرم چوہدری حمید احمد اولکھ صاحب کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور صالح خادم دین بنائے۔

اعلان برائے فیلوشپ

○ U. S. A ایجوکیشنل فاؤنڈیشن (پاکستان) نے East-west سینٹرز گریجویٹ ڈگری فیلو شپ برائے سال 98-97 کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ یہ فیلو شپ ماسٹرز اور ڈاکٹریٹ پروگرام کے لئے اکنامکس۔ پولیٹیکل سائنس اور اربن پلیننگ میں دیا جائے گا۔ وہ طلبہ جو اس فیلو شپ کے لئے درخواست دینا چاہتے ہوں وہ کم از کم ماسٹرز ہوں۔ تعلیمی ریکارڈ شاندار ہو۔ کم از کم کام کا دو سال کا تجربہ رکھتے ہوں اس کے علاوہ TOEFL اور GRE کا امتحان اکتوبر 96ء سے قبل دیا ہونا لازمی ہے۔ درخواست فارم حاصل کرنے کے لئے اس ایڈریس پر خط لکھیں:-

U.S. ایجوکیشنل فاؤنڈیشن (پاکستان)
گھر نمبر 2- سٹریٹ نمبر 84' G-6/4
اسلام آباد

(نظارت تعلیم)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

بقیہ صفحہ 4

اڑھائی صد صفحات کی یہ کتاب ایسے ہی دلچسپ اور مفید واقعات پر مشتمل ہے۔ دعوت الی اللہ اور خدمت خلق کی یہ داستان قبولیت دعا۔ یقین۔ لگن اور عزم کی ایسی داستان ہے جو موجودہ احمدی نسل کو اس کی ذمہ داری یاد دلاتے ہوئے بزبان حال کہہ رہی ہے۔

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

بقیہ صفحہ 5

رہے۔ 1952ء میں برطانیہ نے ایٹمی دھماکہ کیا لیکن ہائیڈروجن بم نہ بنا سکا جبکہ فرانس نے بھی 1960ء میں ایٹمی دھماکہ کرنے کے آٹھ سال بعد ہائیڈروجن بم کی بھی ٹیکنالوجی پر عبور حاصل کیا۔ چین نے بھی 1964ء میں ایٹمی دھماکہ کرنے کے بعد جلد ہی ہائیڈروجن بم کی ٹیکنالوجی پر عبور حاصل کیا۔ اس وقت بڑی طاقتوں کے علاوہ بھارت' جنوبی افریقہ' برازیل اور اسرائیل ایسے ممالک ہیں جن کے پاس یا تو ایٹم بم ہیں یا وہ مختصر مدت میں انہیں بنا سکتے ہیں۔

اس وقت کرہ ارض پر اتنا ایٹمی اسلحہ موجود ہے جس سے اسے کئی بار تباہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ دوڑ ابھی جاری ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر خود غرضی سے بالا رہتے عالمی سطح پر ایٹمی توانائی کے جنگی استعمال پر پابندی لگا دی جائے اور اس کے پرامن استعمال کو عام کیا جائے تو زمین پر خوشحالی اور ترقی کے نئے دور کا آغاز کیا جا سکتا ہے۔

(ماہنامہ خالد ربوہ۔ مئی 1996ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 2- ستمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ عراق نے کردوں کے خلاف کارروائی کے دوران ایک اور شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس سے قبل عراق کی فوج نے کردوں کے ایک اہم شہر پر قبضہ کر لیا تھا۔ شمالی عراق میں واقع کردوں کے شہر سلیمانیہ پر قبضے کے بعد امریکہ نے جوابی کارروائی کے لئے صلاح و مشورہ شروع کر دیا ہے۔ فرانس نے بھی اپنی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے۔ عراق نے سرکاری طور پر اپنے اس موقف کا اظہار کیا ہے کہ ہم نے اپنا ہی علاقہ واپس لیا ہے۔ ایران نے الزام لگایا ہے کہ عراقی کارروائی امریکہ کے اشارے پر کی گئی ہے۔ امریکہ کے ری پبلیکن صدارتی امیدوار باب ڈول نے عراق کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ عراق کے حملے سے واضح ہو گیا ہے کہ عراق کے خلاف پابندیاں نرم کرنے کا اقوام متحدہ کا فیصلہ قبل از وقت تھا۔

○ وادی نیلم میں کنٹرول لائن پر پھر جھڑپ کے دوران پاک فوج نے ایک بھارتی چوکی کو تباہ کر دیا۔ بھارتی فائرنگ سے 4 شہری زخمی ہو گئے۔ ایک مکان تباہ ہوا۔ کرن سیکٹر میں توپ خانے کا بھی استعمال کیا گیا۔

○ کشمیر کمیٹی کے اجلاس میں وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ہم مقبوضہ کشمیر میں نام نہاد انتخابات کو مسترد کرتے ہیں۔

○ وزیر داخلہ میجر جنرل ریٹائرڈ نصیر اللہ خان بابر نے امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد سے پانچ سوال کئے ہیں اور کہا ہے کہ قاضی صاحب بتائیں کہ کیا وہ امین کہلا سکتے ہیں؟ وزیر داخلہ نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ میرے سوالوں کے پوری ایمانداری سے جواب دیں کہ کیا اسلام میں پگڑی لینا جائز ہے جو کہ سود سے بھی بدتر ہے۔ آپ نے اپنے بھائی کے پلازے کی 81 دوکانوں پر 5 لاکھ روپے فی دوکان پگڑی حاصل کی اور یوں 4 کروڑ 5 لاکھ کی پگڑی حاصل کی۔ وزیر داخلہ نے جو دیگر سوالات کئے ہیں وہ یہ ہیں کہ کیا قاضی صاحب نے نوشہرہ میں واقع اپنے بھائی کے تعمیر کردہ پلازہ پر ٹیکس ادا کیا ہے راحت آباد پشاور میں اپنے گھر کے ساتھ واقع کھلی زمین کتنے میں خریدی؟ کیا آئین کے آرٹیکل 62 کے تحت وہ امین کہلانے کے حقدار ہیں؟ اور یہ کہ 1993ء میں قاضی صاحب نے اسلامک فرنٹ کے جن امیدواروں کو ٹکٹ دیئے تھے کیا وہ سب کے سب آئین کے آرٹیکل نمبر 62 پر پورے اترتے تھے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ساڑھے گیارہ سال سینیٹر رہ کر اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اکثریت کا دامن صاف نہیں۔ صدر مزید خرابی کا کیوں انتظار کر رہے ہیں حکومت کو فی الفور برطرف نہ کیا گیا تو ناقابل تصور تباہی آئے گی۔

○ وفاقی وزیر مسٹر آصف زرداری نے کہا ہے کہ نواز شریف کا مسئلہ یہ ہے کہ انہوں نے 6- ارب روپے واپس دینے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قاضی حسین احمد کے استعفے سے کچھ فرق نہیں پڑے گا۔ ان کی مدت صرف سات ماہ رہ گئی تھی اور دوبارہ منتخب ہونا ان کے لئے ممکن نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ لاہور کی گندگی دیکھ کر سابق حکمرانوں کا پول کھل گیا ہے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کے بارے میں ان کے ایک قریبی ذریعہ نے بتایا ہے کہ وہ صحت مند ہیں۔ وہ معمول کے چیک اپ کے لئے ہسپتال گئے تھے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے سلامتی کونسل کو کشمیر کے مسئلے کے اخراج کا فیصلہ واپس لینے پر مجبور کر دیا۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ اگر بے نظیر ذاتی طور پر معاملے میں دخل نہ دیتیں تو اس اہم ملکی معاملے پر پاکستان کو سخت سبکی اٹھانی پڑتی۔

○ ایٹمی سائنسدان اور کہوٹہ ریسرچ لیبارٹریز کے چیئرمین ڈاکٹر عبد القدیر خان نے کہا ہے کہ سی ٹی بی ٹی معاہدہ پر دستخط کرنے سے کہوٹہ ریسرچ لیبارٹریز کا کام متاثر نہیں ہو گا۔ یہ لیبارٹریز مسلح افواج کے لئے جدید ترین نظام سائنسی آلات اور سنٹری فیوج تیار کر رہی ہے۔ جس سے ستا ایندھن مل سکے گا۔

○ سرگودھا بورڈ کے انٹرمیڈیٹ کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ 65 فیصد امیدوار فیل ہو گئے۔ پہلی تینوں پوزیشنیں پی اے ایف کالج سرگودھا کے طلباء نے حاصل کیں۔

○ لاہور کے علاقہ قصور پورہ میں پانچ بہنوں کے بھائی کمسن محسن کو تاوان کی خاطر اغوا کرنے کے بعد قتل کر دیا گیا۔ اس کے جنازہ پر علاقے کے عوام مشتعل ہو گئے اور تھانہ شفیق آباد کا گھیراؤ کر لیا۔ پولیس تھانے کو مقفل کر کے بھاگ گئی۔

○ پولیس نے دس سالہ بچے محسن کے اغوا اور قتل کے مرکزی ملزم اکبر مسیح کو پولیس مقابلہ میں ہلاک کر دیا۔ پولیس پارٹی اطلاع ملنے پر بارہ دری روڈ پر پہنچی تو ملزم نے فائرنگ شروع کر دی جوابی کارروائی میں مارا گیا۔

○ ملک بھر میں 22 لاکھ کلرکوں نے اپنے مطالبات کے حق میں ہڑتال کی جس سے دفاتر کا کام ٹھپ ہو کر رہ گیا۔

○ ہانگ کانگ اوپن سکوائش کے فائنل میں جان شیر خان آسٹریلیا کے روڈنی آئلز سے ہار گئے۔

○ دو ون ڈے میچوں میں شکست کے بعد پاکستان نے انگلینڈ کے خلاف تیسرا ون ڈے میچ سنسنی خیز مقابلے کے بعد جیت لیا۔

○ ضلع کچہری گوجرانوالہ سے عظمیٰ اغوا کیس کے مرکزی کردار حاذق بٹ کو اس کے ساتھی پولیس کی حراست سے ہتھکڑیوں اور بیڑیوں سمیت چھڑا کر فرار ہو گئے۔ ایس ایس پی نے جوڈیشل گارڈ کے تھانیدار اور دو کانسٹیبلوں کو معطل کر دیا ہے۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے قومی اسمبلی کے وقفہ سوالات میں بتایا ہے کہ بم دھماکے بھارت نے کرائے ہیں۔ اس بارے میں عالمی برادری کے پاس جائیں گے۔ ہمارے پاس پورے ثبوت موجود ہیں۔ ہمیں علم ہے کون کسے اور کن مقاصد کے لئے کہاں کہاں دہشت گردی کی تربیت دے رہا ہے۔

○ شیخوپورہ سے گرفتار ہونے والے بم دھماکوں کے ملزموں نے انکشاف کیا ہے کہ انہوں نے بھائی پھیرو' جھنگ' شیخوپورہ' کامونکی اور گوجرانوالہ میں بم دھماکے بھارتی خفیہ ایجنسی "را" کے ایماء پر کرائے۔ فی دھماکہ 60 ہزار روپے انعام ملتا تھا۔ شراب اور عیاشی کی سہولتیں فراہم کی جاتی تھیں۔ 14- اگست کو زیادہ تخریب کاری کا ٹارگٹ دیا گیا تھا۔ "را" کے میجر شرما اور مسٹر چوہدری نے وارادات میں دوسرے دہشت گردوں کو ساتھ نہ لے جانے پر سرزنش کی تھی۔

○ سری نگر میں حریت کانفرنس کے مرکزی رہنماؤں کو گرفتار کرنے کے بعد پھر رہا کر دیا گیا۔

○ پنجاب حکومت نے پولیس کی کارکردگی کو غیر تسلی بخش قرار دے دیا۔ 30 کروڑ روپے کی گرانٹ منظور کر لی گئی۔ 5 ہزار مزید اہلکار بھرتی کئے جائیں گے۔ وارداتوں پر قابو نہ پانے سے والے ڈی آئی جی حضرات سے باز پرس ہو گی۔ گورنر اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی زیر صدارت دو اجلاسوں میں اہم فیصلے کئے گئے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ اس برس انتخابات ہوں گے اور مسلم لیگ دو تہائی اکثریت حاصل کرے گی۔ حکمرانوں نے عوام کے سروں کا سودا کر لیا ہے۔ ان کا بوریا بستر گول کر کے دم لیں گے۔

○ لاہور کے نشیبی علاقوں میں شدید بارش کے ۱۱ روز گزر جانے کے بعد بھی پانی بدستور جمع ہے۔ وبائی امراض پھیلنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

○ سندھ اسمبلی میں زبردست ہنگامے کے بعد اجلاس ملتوی کرنا پڑا۔

ضروری اعلان
ہمارا دواخانہ مطب حمید مشہور دواخانہ 14/2 دار البرکات سے تبدیل ہو کر چند قدم آگے کوٹھی نمبر 1 دار العلوم چلا گیا ہے۔ فون نمبر: 212755
مینیجر: مطب حمید مشہور دواخانہ اقصیٰ چوک ربوہ
فون نمبر دوکان: 212855

ہر قسم کے جدید و روایتی زیورات کا مرکز۔ جدید اور معیاری وراثتی کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے دیرینہ خادم نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں
قمر جیولرز گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف فون: 04524-589

ضرورت سیلزمین
ہمیں اپنی فرم (ادویات حیوانات) کے لئے ملک بھر سے میٹرک پاس احمدی نوجوان بطور سیلزمین درکار ہیں۔
★ معقول تنخواہ اور کمیشن دیا جائے گا۔
★ سیلزمین کو ان کے علاقہ میں کام دیا جائے گا۔
★ اپنی سواری والے کو ترجیح دی جائے گی۔
★ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں امیر جماعت یا صدر کی تصدیق کیساتھ مورخہ 25 8/96 تک دفتر ہذا کو ارسال کریں
النور الیکٹرو میڈیکا (رجسٹرڈ)
A-603 پیپلز کالونی نمبر 2 فیصل آباد فون 44384

100% خالص معیاری گرم مصالحہ جات رضوان فوڈز
شادی بیاہ و دیگر پارٹیوں اور گھریلو استعمال کیلئے
گرم مصالحہ (مکمل فارمولا کیساتھ) ہمارا تعاون آپکے خاندان کی صحت کا ضامن
● محمد ابراہیم اینڈ سنز دار الرحمت وسطی ربوہ فون 212307

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا / **اکسیر اولادینہ** (کورس)
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے ۔۔۔ ۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ وجنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434 Fax: (04524) 534